نوحہ

اے ماں حسینؑ کو زینبؑ بچا کے لا نہ سکی
اور اُس پہ غم تھا کہ بھائی کا غم منا نہ سکی

نہ میں کٹا سکی عباسؑ کے لئے بازو
گلے پہ شاہؑ کے اپنا گلا کٹا نہ سکی

وہ اشک آپ کی تربت پہ میں بہاؤں گی
جو اشک بھائی کے لاشے پہ میں بہا نہ سکی

وہ بے کفن تھا تو میں بے رِدا تھی اے اماں
رِدا سے اپنی میں اُس کا کفن بنا نہ سکی

اِس ایک بات پہ شرمندہ ہے تری بیٹی
ترے حسینؑ کو تیروں سے وہ بچا نہ سکی

میں لاشِ غازیؑ سے گذری ہوں بے رِدا چُپ چاپ
اسیر ہونے کا نوحہ اُسے سُنا نہ سکی

میں بے رِدا تھی جب آئے تھے رن میں بابا علیؑ
زمین پھٹ نہ سکی اور میں سما نہ سکی

219 وہ سارے زخم میں تم کو دکھانے آئی ہوں
وہ سارے زخم جو نانا کو میں دکھا نہ سکی

یہ ایک بات رُلاتی تھی گام گام مجھے
کہ اُس کی لاش سے پتھر بھی میں ہٹا نہ سکی

تھا قبرِ زہراؑ پہ زینبؑ کا نوحہ نور علیؔ
بندھے تھے بازو تو میں خاک بھی اُڑا نہ سکی